

استفتائاء

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے بعض نجی ٹی وی چینلز اور کبیل آپریٹر حضرات عمومی طور پر انیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کی نمائش کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں تو یہ سلسلہ گذشتہ کمی دہائیوں سے جاری ہے مگر ہمارے ڈن یونیورسٹی میں یہ سلسلہ کچھ حصے سے زور پکڑ رہا ہے۔

”دی میسج“ (The message) نامی فلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس فلم کی نمائش ”جوہ“، چینل پر ہر سال کی جاتی ہے۔ صرف نی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ 313 بدری صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن بھی بدر کی جنگ میں وکھائے گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے ناموں پر کردار ادا کاروں نے ادا کئے۔

آج کل ”پیغام پروڈکشن“ نامی ادارے نے انیاء علیہ السلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے۔ ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہ السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اس دور میں شیاطین، انسانوں پر جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں اور سلام علیہ السلام کے نام سے کردار ادا کرنے والے کا ایک جملہ (جب وہ ایک عورت کے پاس بیٹھا ہے) یہاں نقل کرتا ہوں

”ہر پیغمبر کی ایک میراث ہوتی ہے اور میری میراث شاید ان سے (یعنی سرکش شیاطین سے) جنگ ہے۔“

میوزک کی دھنیں تو ان تمام فلموں میں متواتر استعمال کی گئی ہیں۔ اور ان فلموں میں انیاء کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اس طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جس شخص نے کردار ادا کیا ہے وہ کہتا ہے۔

۱ ”هم وہ کرتے ہیں جو محمد ہمیں کہتے ہیں..... محمد نے ہمیں بتایا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انیاء علیہ السلام کے نام سے بنائے گئے کرداروں پر ٹھہرہ، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمیا گیا ہے۔

ایسی ہی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں ہے۔ آپ سے مندرجہ ذیل سوالات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب طلب ہیں
۱) کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں یا ڈرامے تیار کئے جائیں۔ ان فلموں کی شریعت میں کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ ناجائز ہیں اور ان کا گناہ کس درجہ کا ہے؟ کیا ایسی فلموں کو بنانے والے یا ان کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے والے اسلام کے مجرم ہیں اور شریعت ان پر کیا تغیری یا گرفت کرتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کو صرف توبہ کرنی چاہئے یا ان کے لئے کوئی سزا مقرر ہے؟

۲) فلم بنانے والوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی تمام دستاویز کی بڑی عرق ریزی سے قرآن، احادیث نبویہ اور مستند تاریخی حوالاجات سے تیار کی گئی ہے، ایسی صورت میں کیا فلم کو بنانے بغیر کرنے، فروخت کرنے یا دیکھنے کی کوئی گنجائش اسلام میں ہے؟

۳) کسی بھی شخص کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو فرضی طور پر نبی یا صحابی بنانا اور پھر دیگر فلموں کے کرداروں کی طرح اس شخص سے صحابی کے طور پر ایکٹنگ کرنے اور کردارے کے فعل کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

۴) وہ شخص جو اس فلم میں بار بار خود کو نبی یا صحابی کہہ رہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟
۵) وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، ان فلموں کا کاروبار، لین دین کسی بھی درجہ میں کیا ہے؟

۶) ان فلموں کو دیکھنے والے چاہے وہ اسلامی معلومات کے حصول کی نیت سے دیکھیں یا نہیں اور دینی جذبہ کے ساتھ دیکھیں، کا کیا حکم ہے؟
۷) کیا حکومت وقت کو ایسی فلموں پر پابندی لگانی چاہیے؟

۸) جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں بالخصوص دینی طبقہ سے مسلک ذمہ داران، ان کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہئے اور جانتے بوجھتے آنکھیں بند کرنے والے اور اس گناہ پر خاموشی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟
جواب عناصریت فرمائے گئے اور جواب عناصریت فرمائیں۔ والسلام

الجواب باسم الملك الوهاب

انبیاء کرام ﷺ کے حوالہ سے بنائی جانے والی فلموں میں چونکہ غیر نبی پر نبی کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ اور بطور نبی کے غیر نبی کو پکارا جاتا ہے۔ جو پادہ بھی اپنے کو نبی ظاہر کرتا ہے۔ اس میں نبی کی توجیہ ہے اور نبی کی ادنی سے ادنی توجیہ بھی کفر ہے۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ناموں پر بننے والی فلموں میں ان کی توجیہ ہے۔ خصوصاً جبکہ ان کے ناموں کے فراد اکاروں کے ذریعے ادا کئے جائیں۔ وہی الہندیۃ:

وَكُنْ لِكَ لَوْقَالْ اناَرْسُولُ اللَّهِ اوْ قَالْ بِالْفَارَسِيَةِ مِنْ يَعْنِدُهُ يَرِيدُهُ مِنْ يَغَامِرُ مِنْ يَرِيدُ يَكْفُرُ (٢٤٣/٢)

نیز اس کے علاوہ اس میں بہت سے موقع یا نبیاء ﷺ کی عظمت و تقدس آوریاں کر کے بھی ان کی توہین کی گئی ہے جو کہ صریح کفر ہے۔ دنی الہندیۃ:

سئل عمّن نسب إلى الأنبياء الفواحش كعزمهم على الزنى ونحوه الذي يقوله الحشوية في يوسف عليه السلام قال

لکف لانہ شتم لئے واستخفاف بھی (۲۶۳/۲)

اگر تنقیح کیا جائے تو ان تماشوں میں بہت سی خرافات و گناہ نہ لکھیں گے۔ جن میں بعض صریح کفر اور بعض ضلالت و گراہی ہیں۔ اس تنقیح کی روشنی میں پوچھئے گئے سوالات کے جوابات بالترتیب ہیں:

(۱) یہ حرام بلکہ اشد حرام ہیں۔ ایسی فلموں کے بنانے والے، اس میں کسی قسم کا تعادن کرنے والے (مثلاً ترجمہ کرنے والے، ادا کاری کرنے والے وغیرہ) تو ہیں کے مرتكب ہوئے ہیں۔ اور اگر یہ پہلے مسلمان ہوں تو وہ تو ہیں نبی کی وجہ سے کافر مرتد ہو چکے۔ اگر یہ صدق دل سے توبہ نہ کریں تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دےتاکہ دوسروں کیلئے عبرت ہو سکے۔ اور فوراً ان فلموں پر پابندی لگائی جائے۔ ہم سب کی دینی ذمہ داری ہے کہ اپنی اپنی ہمت کے مطابق لوگوں کو اس حرام و کفر سے بچانے کی یوری نکار کوشش کریں۔

(۲) جو مسلمان اپنے کو نبی ظاہر کرتا ہے یا جو ان کو نبی بتاتا ہے اور نبی والی ایکٹنگ کرواتا ہے یا نبی پکارتا ہے وہ بوج تو ہیں نبی کافر و مرتد ہو چکا اور اس کا ایمان و نکاح ختم ہو چکا۔ تجدید ایمان و تجدید نکاح اس کے ذمہ فرض ہے۔ اور صاحبی والی ایکٹنگ کروانے والا اور کرنے والا وغیرہ سب غاسق ہیں۔ ان کے ذمہ توبہ واستغفار اور آئندہ پوری احتاطت سے۔

(۲) ایک فلموں کو (جو تو ہیں نبی پر مشتمل ہوں) جائز و ثواب سمجھ کر دیکھنے والے، ان کی تشویش کرنے والے اور کیبل پر جلانے والے مسلمان بھی دائرہِ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو چکے ان کے ذمہ بھی تجدید ایمان و تجدید نکاح توبہ و استغفار کرتے ہوئے فرض ہے۔ اور صحابہ و ائمہ فلموں کی نمائش کرنے والے اور دیکھنے والے اور ان کو جلانے والے بوجہ تو ہم صحابی کے سخت گناہ کے مرٹک ہونے کی وجہ سے فاسق ہو گئے۔ ان کے ذمہ توبہ و استغفار اور آئندہ احتیاط لازم ہے۔

(5) ان فلسوں کا رودبار خرید و فروخت حرام بکھر اشد حرام ہے۔ ان کے ذمہ بھی تو واستغفار بلکہ اعتراض تحریک دایا جائے و تحدید نکاح بھی سے۔ نقطہ والشدا عالم

شاد عبید نهال حسنه

دارالافتاء جامعاً شرفيه لا هور (١)
کارس الم ج ۱۳۲۲ / ۱۴۲۰

جوان ۲۰۱۱ء / ۱۳۳۲ھ المر جس ارج ۷

الْجَابُ صَحِيفَةُ زَبْدَيَّا